تبصـــرہ کتب

کتاب : Muslim Women's Role in the Pakistan Movement

(تحریک پاکستان میں مسلم خواتین کا کردار)

صفحات : ١٦٦

مؤلف : سرفراز حسین مرزا

ناشر ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان، پنجاب یونیورسٹی،لاھور

سن طباعت : ١٩٦٩ء

تحریک پاکستان کی عظیم الشان جدوجہد میں اسلامیان ھند نے رنگ و نسل ذات برادری یا فرقہ کے امتیاز کے بغیر پرجوش اور پرزور حصہ لیا ـ اس تاریخی اور تاریخ ساز مہم میں خواتین نے بھی مردوں کے شانہ بشانہ بھرپور کردار ادا کیا ـ تحریک پاکستان میں مسلم خواتین کے کردار پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے ـ اگرچہ ابھی یہ موضوع تاریخ آزادی کے بہت سے اور پہلوؤں کی طرح تشنہ اور مزید تحقیق کا متقاضی ہے ـ اس جائزہ میں ھم اس موضوع پر لکھی گئی ایک تحقیقی کتاب پر نظر ڈالیں گے ـ

جناب سرفراز حسین مرزا کی زیر تبصرہ ـکتاب کا عنوان ہے :

Muslim Women's Role in the Pakistan Movement

(تحریک پاکستان میں مسلم خواتین کا کردار)

١٦٦ صفحات پر مشتمل یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی کے ذیلی ادارہ ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان کی طرف سے ١٩٦٩ء میں شائع ھوئی ـ کتابیات ، فھارس اور تتمّہ جات کو خارج کر کے بقیہ ١١٣ صفحات چار ابواب پر منقسم ھیں ـ

جیسا کہ فاضل مصنف نے دیباچہ میں تصریح کی ہے اس کتاب کا موضوع برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم خواتین کا سیاسی

کردار ہے ، آل انڈیا مسلم لیگ کے قافلہ میں تحریک پاکستان کے خصوصی حوالہ سے اس موضوع پر جو تاریخی مواد اخبارات جرائد، صحائف (پمفلٹ) اور دیگر دستاویزات کی صورت میں لاھور کے علمی مراکز میں دستیاب ہو سکتا تھا اس سے استفادہ کے علاوہ مصنف نے تحریک پاکستان کی خاتون رہنماؤں اور کارکنوں سے بالمشافہ اور بذریعہ مراسلت بھی معلومات حاصل کیں ۔ محدود وسائل کی بنا پر انھیں اپنی تحقیق کا دائرہ زیادہ تر مسلم اکثریتی علاقوں تک محدود رکھنا پڑا ۔

کتاب کا پہلا باب مسلم خواتین کے علمی ، ادبی اور ثقافتی پس منظر کو تاریخ کے آئینے میں پیش کرتا ہے۔ یہ طائرانہ جائزہ مغل دور سے شروع ہو کر بیسویں صدی کی تیسری دھائی تک محیط ہے۔ قدرتی طور پر اس حصہ میں مغل شاہی خانوادہ کی جلیل القدر خواتین کا ذکر آتا ہے۔ بابر کی نامور بیٹی ، ترکی اور فارسی پر یکساں دسترس رکھنے والی ادیبہ ، گلبدن بیگم کا ھمایوں نامہ نصیرالدین ھمایوں کے ذاتی سوانح اور دور حکومت کی تاریخ کے لئے اہم ماخذ ہے ، شاھجہان کی بیٹی جہاں آرا بیگم اپنے بھائی داراشکوہ صاحب سفینہ الاولیاء کی طرح تصوّف کے موضوع پر مونس الارواح کی مصنّفہ ، حضرت نظام الدین اولیاء کے مزار کے احاطہ میں محو خواب ہے۔ ایک چھوٹی سی چاردیواری کے اندر اس عظیم صوفی شاعرہ کی قبر کو اس کا خود نوشت کتبہ چند دوسری مغل شہزادیوں کی قبروں سے ممتاز کرتا ہے

بغیر سبزہ نہ پوشد کسے مزار مرا
که قبر پوش غریباں همیں گیاہ بس است

یہ نوشتہ قبر ایک دوسری عظیم مغل خاتون نورجہاں کے شہرہ آفاق شعر کی یاد دلاتا ہے

بر مزارِ ما غریبـــاں نے چراغ نے گلے
نے پر پروانــہ سوزد نے صدائے بلبلے

اورنگزیب عالمگیر کی صاحبِ علم و فضل اور حافظۂ قرآن بیٹی زیب النساء بیگم کے ایماء پر اسی کی زیر سرپرستی ملاّ صفی الدین اردبیلی نے تفسیر کبیر کا فارسی میں ترجمہ کیا ۔ بہادر شاہ ظفر کی بیگم زینت محل فنون حرب میں بھی مردوں سے پیچھے نہ تھی ۔ اس نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں خود ایک فوجی دستے کی کمان کی اور آخری مغل تاجدار کے ساتھ رنگون میں جلاوطنی کے ایام بسر کئے ۔ ۱۸۵۶ء میں اودھ کے اِلحاق کے بعد ملکہ وکٹوریہ کے دربار میں واجد علی شاہ کی جرأت مند ماں نواب تاج آراء بیگم کی بیباک وکالت ۔ یہ سب اس دور کی ممتاز خواتین اور ان کے کارناموں کی صرف چنــد جھلکیاں ہیں ۔

جنگ آزادی کے بعــد سرسیــد کی تحریــک کے ساتھ ساتھ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور اس طرح کی دوسری تنظیمـوں کے ذریعے مسلم خواتین میں تعلیم کا چرچا اور سیاسی سوجھ بوجھ میں ترقی بڑھتی گئی ۔ جن اخبارات و رسائل نے اس میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ان میں مولوی سید احمد کا اخبار نسواں (لاہور) ، مولوی سید ممتاز علی کا تہذیب نسواں (لاہور) اور علامہ راشد الخیری کا رسالہ عصمت (دھلی) خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ۔ کتاب کے اس باب میں سرسید کے رفقاء کے علاوہ تعلیم نسواں کے لئے انجمن حمایت اسلام لاہور کی خدمات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے ۔ ڈاکٹر مس خدیجہ فیروز الدین پنجاب یونیورسٹی سے ایــم ۔ اے کی ڈگــری لینے والـی پہـلی ہندوستانی خـــاتون اور ہندوستان کی جامعات میں سے کسـی بھـی یونیورسٹی سے ایم ۔ اے کی ســند پانے والـی پہلی مســلم خاتون

تھیں ۔ ساری زندگی سخت پردہ میں بسر کرنے کے باوجود انھوں نے مسلم خواتین کے لئے اعلیٰ تعلیم کی مثال قائم کی اور ۱۹۴۰ء میں مشہور پشتو شاعر خوشحال خاں خٹک پر تحقیقی مقالہ لکھ کر پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ۔ عطیہ فیضی اور بیگم بھوپال کے ناموں سے علم و ادب پروری کا کوئی تذکرہ خالی نہیں رہ سکتا ۔

مگر سیاسی جدوجہد میں خواتین کے کردار کی کوئی مثال علی برادران کی قابل فخر مادر محترم بی امّاں (م ۱۹۲۴ء) سے روشن تر نہیں ہو سکتی ۔ علی برادران کے قید کئے جانے کے بعد اپنی بہو کی طرح پردہ کی پابندیوں کو بحال رکھتے ہوئے انھوں نے جس طرح اہل ہند میں حریت کی جوت جگائی اس کی داستان منشی نور الدین نور لدھیانوی کی شہرہ آفاق نظم ,,ماں کا پیغام بیٹے کے نام ،، (مطبوعہ لدھیانہ ۱۹۲۲ء) کی صورت میں ہندوستان کے بچے بچے کے ورد زبان ہو گئی ۔

بولی اماں محمد علی کی — جان بیٹا خلافت پہ دے دو
ساتھ تیرے ہے شوکت علی بھی — جان بیٹا خلافت پہ دے دو
جز خدا کے کسی سے نہ ڈرنا — کلمہ پڑھ کر خلافت کا مرنا
ہے نصیحت یہی تم کو میری — جان بیٹا خلافت پہ دے دو
کوئی سولی پہ بھی گر چڑھائے — اف تلک لب پہ تیرے نہ آئے
تو کہوں میں تمہیں مرد غازی — جان بیٹا خلافت پہ دے دو
ہاں خلافت پہ گردن کٹا کر — کر لو اب خون اپنا بہا کر
نخل اسلام کی آبیاری — جان بیٹا خلافت پہ دے دو
بوڑھی اماں کا کچھ غم نہ کھانا — دل کو یاد خدا میں لگانا
میرے احسان دل سے بھلانا — تم خوشی سے مجھے بھول جانا
بھولنا پر نصیحت نہ میری — جان بیٹا خلافت پہ دے دو

دوسرا باب مسلم لیگ کی تنظیم نو اور قرار داد پاکستان کی تاریخ میں مسلم خواتین کی خصوصی جدوجہد کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ مصنف نے خاصی عرق ریزی سے معاصرانہ مآخذ کی چھان بین کر کے یہ مختصر مگر پر از معلومات تذکرہ مہیا کیا ہے۔ قرار داد پاکستان ۲۲ تا ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں منعقد ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں پاس کی گئی۔ اس اجلاس میں بیسیوں ممتاز خواتین رہنما اور کارکن مردوں کے شانہ بشانہ موجود تھیں۔ یہ قرار داد ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو بنگال کے وزیر اعلیٰ مولوی اے۔ کے۔ فضل الحق نے پیش کی اور چودھری خلیق الزمان نے اس کی تائید کی۔ ۲۴ مارچ کو یہ قرار داد زبردست اکثریت سے پاس ہوئی۔ اس اجلاس میں قائداعظم نے اپنا مشہور صدارتی خطبہ دیا۔ جس کے یہ الفاظ زیر بحث موضوع سے خصوصی تعلق رکھتے ہیں۔

> "I believe that it is absolutely essential for us to give every opportunity to our women to participate in our struggle of life and death. Women can do a great deal within their homes even under purdah... This central committee, I am glad to say started its work seriously and earnestly. It has done a great deal of useful work. I have no doubt that when they come to deal with their report of work done, we shall really feel grateful to them for all the services they have rendered to the Muslim League.''

خواتین کی طرف سے بیگم مولانا محمد علی نے قرار داد کی حمایت کرتے ہوئے مسلمانوں کو صبر واستقلال کی تلقین کی۔ مسلم خواتین کی لیگ میں شمولیت کے بارے میں انھوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ انھیں سیاسی میدان میں کام کرنے کا موقع مل

رہا ہے۔ انھوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ مسلم خواتین مردوں کے شانہ بشانہ اس منزل کے حصول کے لئے جدوجہد کرتی رہیں گی جو اس قرار داد میں متعین کی گئی ہے۔ اسی تقریر میں انھوں نے سب سے پہلے اس قرار داد کو قرار داد پاکستان سے تعبیر کیا۔ ۲۳۔ مارچ کو خواتین کی سنٹرل سب کمیٹی کا اجلاس اسلامیہ کالج کے حبیبیہ ہال میں بیگم محمد علی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے گوشے گوشے سے آئی ہوئی خواتین لیڈروں نے شرکت کی۔

اسی باب میں ان شاندار خدمات کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو مسلم خواتین نے ۱۹ مارچ کے افسوسناک سانحہ کے بعد خاکسار شہداء کے خاندانوں اور زخمیوں کی امداد اور اس واقعہ کے خلاف احتجاج کے لئے انجام دیں۔

تیسرا باب مارچ ۱۹۴۲ء میں سر سٹیفورڈ کرپس کے مشن کی آمد سے شروع ہوتا ہے۔ کانگریس کی طرف سے ,,ہندوستان چھوڑ دو،، تحریک اور قائداعظم کی جانب سے مسلمانوں کو اس کے بائیکاٹ کی ہدایت کے ساتھ مسلم لیگ کی تنظیم نو اور مطالبہ پاکستان کو ہندوستان کے گوشے گوشے تک پہنچانے کا وہ دور شروع ہوا جو ۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں مسلم سیٹوں پر مسلم لیگ کی فقید المثال کامیابی اور بالآخر قیام پاکستان پر منتج ہوا۔ کتاب کے صفحہ ٦۴ پر اپریل ۱۹۴۳ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر آل انڈیا مسلم وومنز لیگ کی سینٹرل سب کمیٹی کی تشکیل نو اور صوبوں سے لئے گئے نئے ارکان کے ناموں کی تفصیل ملتی ہے۔ مس فاطمہ جناح کی نام زدگی صوبہ بمبئی سے ہوئی جبکہ پنجاب کی نمائندگی کے لئے بیگم عبدالعزیز ، بیگم بشیر احمد ، بیگم سلمی تصدق حسین ، فاطمہ بیگم اور بیگم رحمن کو چنا گیا۔ سندھ

سے لیڈی عبداللہ ہارون ، لیڈی ہدایت اللہ اور بیگم الانہ اور بلوچستان سے بیگم قاضی محمد عیسیٰ تھیں ۔ ہندوستان بھر میں خواتین مسلم لیگ کی شاخیں قائم کرنے کے علاوہ مسلم گرل سٹوڈنٹس فیڈریشن کی تنظیم کا کام بھی سرگرمی سے جاری رہا ۔ تمام مسلم خواتین کو باقی خواتین تنظیموں سے قطع تعلق کر کے لیگ میں شامل ہونے کی اپیل کی گئی (دسمبر ۱۹۴۳ء) ۔ ہندوستان بھر میں ۱۹۴۶ء کے انتخابات کے دوران خواتین تنظیموں نے مردوں کے شانہ بشانہ انتہائی مستعدی سے کام کیا ۔ انتخابات میں مسلم لیگ کی شاندار کامیابی کے بعد ہندو اکثرت کے کئی صوبوں میں مسلمانوں کے خلاف فرقہ وارانہ فسادات کا خون آشام سلسلہ شروع ہوا بالخصوص صوبہ بہار میں ظلم کی انتہا کر دی گئی ۔ اس موقع پر بھی مسلم خواتین کی تنظیموں نے ریلیف کے کام میں شاندار خدمات انجام دیں ۔ اس سلسلے میں بہار ریلیف وومن کمیٹی کی خدمات خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی طرف سے کیبنٹ مشن پلان کی خود ساختہ تاویل کے بعد مسلم لیگ نے اپنی منظوری واپس لے لی اور ڈائریکٹ ایکشن کا اعلان کیا ۔ ۱٦ ۔ اگست ۱۹۴٦ء کو ہندوستان بھر میں ڈائریکٹ ایکشن ڈے منایا گیا اور مسلم خواتین نے بھی پوری ذمہ داری کے ساتھ اس میں حصہ لیا ۔

چوتھا باب تحریک پاکستان کے آخری اور نازک ترین سال کی تاریخ ہے ۔ پنجاب میں کانگرس اور اکالی پارٹی سے ملی بھگت کے بعد خضر حیات نے یونینسٹ پارٹی کی کولیشن وزارت قائم کی ۔ ۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء کو اس وزارت نے مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو غیر قانونی جماعت قرار دیا تو صوبے بھر میں مسلم لیگ کی طرف سے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی گئی ۔ پنجاب مسلم لیگ کے

صف اول اور صف ثانی کے تمام رہنما گرفتار کر لئے گئے ۔ اس کے باوجود تحریک جس جوش و خروش اور نظم و ضبط کے ساتھ جاری رہی اس میں مسلم خواتین کا کردار ناقابل فراموش ہے ۔ اسی تحریک کے دوران چند لڑکیوں نے سول سیکرٹریٹ کی عمارت پر یونین جیک کی بجائے مسلم لیگ کا سبز ہلالی پرچم لہرانے کا جرأت مندانہ اور ایمان افروز کارنامہ انجام دیا ۔ اپریل ۱۹۴۷ء میں لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے دورہ سرحد کے دوران میں مسلم خواتین کے جم غفیر نے پاکستان کے حق میں جو مظاہرہ کیا کئی تاریخی مبصرین کی رائے میں وہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ذہن سے ان آخری شکوک و شبہات کو زائل کرنے کا باعث ہوا جو شائد ابھی تک وائسرائے کے ذہن میں قیام پاکستان کے سلسلے میں موجود تھے ۔

کتاب کے چاروں ابواب کے اختتام پر چار تتمّہ جات (Appendices) ہیں ۔ پہلے تتمہ میں بیس ممتاز خاتون رہنماؤں کے مختصر سوانحی خاکہ جات ہیں جن میں بیگم آباد احمد ، بیگم محمد علی ، لیڈی عبدالقادر ، مس فاطمہ جناح ، ,,پیسہ اخبار،، کے بانی مولوی محبوب عالم کی صاحبزادی فاطمہ بیگم ، بیگم گیتی آراء بشیر احمد ، بیگم جہاں آراء شاہنواز ، لیڈی عبداللہ ہارون ، بیگم رعنا لیاقت علی ، بیگم سلمی تصدق حسین ، بیگم شائستہ اکرام اللہ ، لیڈی غلام حسین ہدایت اللہ بیگم وقار النساء نون اور بیگم زری سرفراز کے نام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں ۔

دوسرے ، تیسرے اور چوتھے تتمہ میں ایسی نظموں کا متن دیا گیا ہے جنھیں تحریک آزادی میں زبان زد عام خلائق ہو کر قبول عام اور شہرت دوام کا شرف حاصل ہوا ۔ منشی نور الدین نور لدھیانوی کی نظم ,,ماں کا پیغام بیٹے کے نام ،، پہلے مذکور ہوئی ۔ تیسرے تتمّہ میں

میاں بشیر احمد کی شہرہ آفاق نظم محمد علی جناح ، ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے :

ملت کا پاسبان ہے محمد علی جناح
ملت ہے جسم ، جاں ہے محمد علی جناح

یہ نظم سب سے پہلے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس لاہور میں ۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء کو سنائی گئی ۔ تیسری نظم میاں بشیر احمد ھی کا لکھا ھوا ,,پاکستان کا ترانہ ،، ہے جو آل انڈیا مسلم لیگ کے تیسویں اجلاس میں ۲۴ اپریل ۱۹۴۳ء کو پڑھا گیا اس کا آخری بند یہ ہے۔

هم کو ڈر ہے کاهے کا — لا الـہ الا اللہ
هم هیں وقف صدق و صفا — هم هیں مسلم نام خدا
لے کے رهیں گے پاکستان — لے کے رهیں گے پاکستان

کتابیات میں اخبارات و جرائد ، قرار دادوں ، رپورٹوں اور تقاریر پر مشتمل دستاویزات ، انسائکلوپیڈیا اور دیگر کتب حوالہ غیر مطبوعہ مقالات اور مطبوعہ کتب شامل ھیں ۔ مطبوعہ کتب میں سے چند ایک کا کتاب کے موضوع کے ساتھ براہ راست تعلق ہے مثلاً مولانا محمد اسلم جیراج پوری کی تالیف خواتین ، پروفیسر علم الدین سالک کی دختران ھند، سید ظھور الحسن کی بیگمات خاندان تیموریہ کی سوانح عمریاں اور محمد امین زبیری کی بیگمات بھوپال کے علاوہ شائستہ اکرام اللہ کی : From Purdah to Parliament اور ایولین گیج اور متھن چوکسی کی Women in India خصوصیت سے قابل ذکر ھیں۔

تحریک پاکستان میں مسلم خواتین کے کردار کے موضوع پر اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں شائد یہ واحد کتاب ہے جو تحقیقی معیار پر پوری اترتی ہے ۔ فاضل مصنف نے ان مصادر و ماخذ کی

پوری جانفشانی اور ژرف نگاهی سے جانچ پڑتال کی ہے جو ان کی دسترس میں تھے اور زیر تحقیق موضـوع کی خاصـی درسـت اور مجموعی طور پر خاصی مکمل تصویـر پیش کرنے کے لئے مستحـق مبارکباد هیں ۔ تاهم ۱۹۶۹ء سے لے کر اب تک تحریک پاکستان اور اس نصب العین کے لئے اسلامیان هند کی جدوجهد پر نیا مواد معتدّ به مقدار میں سامنے آ چکا ہے جس کی مدد سے اس تصویر کو کهیں زیادہ مکمل کیا جا سکتا ہے ۔ مسلم لیگ ریکارڈز ، قائداعظم پیپرز ، ٹرانسفر آف پاور کا مطبوعه سلسله تو خیر کثیرالمواد ذرائع هیں ، تحریک پاکستان پر چھپنے والے دیگر مواد میں سے بھی جو پچھلے دو عشروں میں شائع هوا ہے ، زیر بحث عنوان سے متعلق مواد اخذ کر کے اسے از سر نو مرتب کرنے کی ضرورت ہے ۔ تحریک پاکستـان کے رهنماؤں اور ممتاز کارکنوں کی جو یادداشتیں کتابی شکل میں سامنے آئی هیں ان پر بھی توجه کی ضرورت ہے ۔ اس ضمن میں خاتون رهنماؤں کی یادداشتیں زیر نظر موضوع کے لئے قدرتی طور پر زیادہ اهمیت رکھتی هیں ۔ بیگم سلمی تصدق حسین کی کتاب آزادی کا سفر (لاهور ۱۹۸۷ء) کا ذکر بر سبیل مثال کیا جا سکتا ہے ۔ کتاب کا ایک باب ,,تحریک پاکستان اور مسلم خواتین ،، کے عنوان پر قائم کیا گیا ہے ۔ زیر نظر موضوع پر نور الصباح بیگم کی تصنیف تحریک پاکستان اور خواتین (لاهور ۔ حیدر آباد ۔ کراچی ، شیخ غلام علی اینڈ سنز ، ۱۹۷۰ء) کا ذکر خصوصیت سے کیا جانا چاهئیے ۔ تحـریک پاکستان کے مختلف پهلوؤں پر چھپنے والی کتابوں میں اس موضوع پر جو مفید مواد مل سکتا ہے اس کی ایک ادنٰی مثال ہے بیگم نواب اسمعیل خان (تخلص رسا) کی اجلاس لاهور میں پڑھی جانے والی نظم بعنوان ,,مستقبل درخشاں ہے ،، ۔ اس کا متن ڈاکٹر انعام الحق

کوثر کی حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب قرار داد پاکستان صحافتی محاذ پر (کوئٹہ، سعد پبلیکیشنز ۱۹۹۰ء) کے صفحہ ۸۸ ـ ۸۷ پر دیا گیا ہے۔ عظیم قائد عظیم تحریک کے مصنف ولی مظہر نے بھی ,,تحریک سول نافرمانی میں مسلم خواتین کا کردار،، کے عنوان پر ایک باب باندھا ہے (جلد دوم ، ملتان ، ۱۹۸۳ء ص ۴۸۸) ۔ پریس میں شائع ہونے والی صحافتی مراسلت اور مقالات بھی اس تصویر کو مکمل کرنے میں معاونت کر سکتے ہیں ۔ لاہور سول سیکرٹریٹ پر سب سے پہلے کس خاتون نے ہلالی پرچم لہرایا اس موضوع پر خاصی معلومات افزا بحث اخبارات کی زینت بن چکی ہے۔ اس ضمن میں فاطمہ صغریٰ (فاطمہ آفتاب) ، نسیم الطاف اور خاور سلطانہ کے نام لئے جاتے ہیں ۔ نور الصباح بیگم نے بھی ایک باب ,,پرچم کس نے لہرایا،، کے عنوان پر باندھا ہے۔ پاکستان ٹائمز کے ۱۰ اگست ۱۹۹۰ ء کے جمعہ میگزین میں اپوا پنجاب کی صدر مسعودہ حمید صاحبہ کا مضمون بعنوان :

Reminiscenus on The Role of Women in the pakistan Movement شائع ہوا ہے۔ ان تمام مصادر سے استفادہ کر کے زیر نظر کتاب کا زیادہ مکمل نظر ثانی شدہ ایڈیشن منظر عام پر لایا جا سکتا ہے۔ یہ توقع اور استدعا بے جا نہ ہو گی کہ فاضل مصنف سرفراز مرزا اور ناشر (ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان) اس طرف توجہ فرمائیں گے ۔

(ڈاکٹر ایس ۔ ایم ۔ زمان)

***